

# معلومات کی رسائی میں تشویشناک خلا

سندھ اور جنوبی پنجاب میں سیلاب سے متاثرہ افراد کے پاس امداد تک رسائی، مزید نقصان سے بچنے، اور کسی آئندہ سیلاب کی تیاری کے لیے درکار معلومات نہیں ہیں۔

## خلاصہ: جسے جاننا آپ کیلئے انتہائی ضروری ہے۔

پاکستان میں جون سے اگست ۲۰۲۲ تک سیلاب سے متاثر ہونے والی بہت سی برادریاں اب بھی اپنے ذریعہ معاش پر شدید اثرات اور ضروری بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصانات سے نبرد آزما ہیں۔ انہیں دستیاب امداد اور معاوضے کے استحقاق کے بارے میں فوری معلومات کی ضرورت ہے، لیکن یہ خاص طور پر بہت سے غیر معروف مقامی زبان بولنے والوں تک نہیں پہنچ رہی ہے۔ جواب دینے والوں کو عوام، حکام اور سول سوسائٹی کے درمیان معلومات کے ذرائع کو بہتر بنانے کے لیے زبان اور ابلاغ کی رکاوٹوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ابلاغ کی رسائی اور جامعیت کو سمجھنے کے لیے سندھ میں سندھی بولنے والی برادریوں اور جنوبی پنجاب میں بلوچی اور سرائیکی بولنے والی برادریوں سے بات کی۔

- سیلاب میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والوں میں سے بعض کو کسی قسم کی معلومات ملی ہیں۔ جب ہم نے سرکاری، قومی اور بین الاقوامی تنظیموں کے تیار کردہ مواد کو تقسیم کیا تو ہمارے شرکاء میں سے تقریباً کسی نے بھی انہیں پہلے دیکھا یا سنا نہیں تھا۔
- موجودہ مواد کے مؤثر ہونے کے لیے موافقت پذیر ہونے کی ضرورت ہے۔ شرکاء نے عمومی طور پر محسوس کیا کہ جس طرح کا مواد ہم نے تقسیم کیا، اگر اس تک بروقت رسائی ہوتی تو وہ انکے لئے بہت مفید ہوتا۔ لیکن پیغام کو واضح کرنے کے لیے مواد میں تھوڑی بہت ترمیم کی ضرورت ہے۔ شرکاء نے آواز میں ریکارڈ کئے گئے مواد کو پیچیدہ اور سمجھنے میں مشکل پایا۔ کچھ معاملات میں، تصاویر نامناسب یا سمجھ سے باہر تھیں۔ لوگوں نے سادہ اصطلاحات کو استعمال کرتے ہوئے، اور صرف ایک اہم پیغام پر مرکوز مقامی زبانوں میں آڈیو خبر رسائی کو ترجیح دی۔
- ناقص ابلاغ افراد کے لیے خطرات میں اضافہ کرتا ہے۔ شرکاء نے بتایا کہ قابل اعتماد معلومات تک رسائی کی کمی نے غلط معلومات اور دھوکہ دہی کو ممکن بنایا۔ امداد کی تقسیم اور صحیح حقداروں کے بارے میں الجھن، برادریوں کے درمیان تناؤ کا باعث بنی۔
- ناقص معلومات کی فراہمی نے غصے اور ناانصافی کے جذبات میں اضافہ کیا ہے۔ سندھ کے شرکاء نے غصے کا اظہار کیا کہ حکومتی امداد ان تک نہیں پہنچی اور ان خیالات کا بھی اظہار کیا کہ امداد کو بلدیاتی انتخابات میں سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ خبر رسائی میں رکاوٹیں ایسی مایوسی کو مزید بڑھاوا دیتی ہیں، کیونکہ لوگ اس وقت یہ بتانے سے قاصر رہتے ہیں، جب انہیں لگتا ہے کہ معاونت کی فراہمی میں حق تلفی کی گئی ہے۔

## جواب دہندہ تنظیموں کے لیے سفارشات

- علاقائی اور مقامی زبانوں میں آڈیو خبر رسائی کو ترجیح دیں۔ سمجھ بوجھ کی جانچ سے پتہ چلا کہ لوگ سادہ اردو میں آڈیو پیغامات کو اردو میں تحریر شدہ پیغامات سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ لیکن شرکاء نے زور دیا کہ وہ سندھی (سندھ میں)، بلوچی یا سرائیکی (جنوبی پنجاب میں) میں آڈیو پیغامات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے۔
- اشتہاروں کو آسان بنائیں اور اپنے مطلوبہ سامعین کے ساتھ ان کی مشق کریں۔ شرکاء نے پایا کہ پوسٹر اور کتابچے غیر واضح تھے اور ان میں بہت زیادہ مواد کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی، لیکن محسوس کیا کہ صحیح جگہوں پر اچھی طرح سے ڈیزائن کیے گئے اشتہار معلومات تک ان کی رسائی میں اضافہ کریں گے۔ ہر معلوماتی مواد میں ۲-۳ سے زیادہ تصاویر شامل نہیں ہونی چاہئیں، انکے قابل سمجھ اور قبولیت کی جانچ کیلئے فیلڈ ٹیسٹ کیا جانا چاہئے۔
- سادہ زبان میں کوئی تحریری معلومات فراہم کریں۔ تکنیکی اصطلاحات سے گریز کریں اور سمجھ بوجھ بڑھانے کے لیے سرکاری اداروں کے نام اور کام کی وضاحت کریں۔ سادہ زبان کا استعمال کرتے ہوئے مختصر اور سادہ جملے اہم پیغامات کی سمجھ بوجھ میں اضافہ کرتے ہیں۔
- ہنگامی معلومات کی ترسیل کے لیے کمیونٹی کے اراکین، خاص طور پر خواتین، اساتذہ اور اسکول کے بچوں کو تربیت دیں۔ خواتین کو براہ راست تربیت دینے سے معلومات تک ان کی رسائی میں اضافہ ہوگا اور انہیں مناسب اقدامات کرنے، خاص طور پر مویشیوں کو محفوظ کرنے میں معاونت کریں۔ مردوں اور عورتوں دونوں کو لکھنے پڑھنے میں رکاوٹوں کا سامنا رہا اور انہوں نے تجویز دی کہ اسکول کے بچوں کو، جو پڑھ سکتے ہیں، انہیں آفات سے متعلق معلومات کو سمجھنا سکھایا جا سکتا ہے، جسے ہنگامی حالات میں اپنے خاندانوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔
- شکایت، تاثرات اور اطلاع دینے کے مختلف طریقہ کار کو متاثرین تک قابل رسائی بنائیں۔ شرکاء ہاٹ لائنز کے اس وقت تک حق میں تھے، جب تک وہ علاقائی یا ضلعی اداروں کے لئے تھے، جو کال کرنے والوں کی زبان میں سوال سنتی اور جواب فراہم کرتی تھیں۔ خواتین کو خاص طور پر براہ راست رائے دینے کے لیے ایسے ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ دوسرے طریقوں تک ان کی رسائی ممکن نہیں ہوتی۔

## لوگ تقریباً مکمل طور پر معلومات کے ذرائع سے کٹے ہوئے ہیں:

- آفات سے متاثرہ علاقوں میں لوگوں کی معلومات تک رسائی کو یقینی بنانے کے لیے مؤثر ابلاغ بہت ضروری ہے جو انہیں آفت آنے پر اپنی حفاظت اور خدمات تک رسائی میں مدد فراہم کرے گی۔ دریائے سندھ میں زیادہ بہاؤ اور منچھر جھیل کے بند ٹوٹنے سے آنے والے سیلاب کے آٹھ ماہ بعد بھی متاثرہ علاقوں میں بہت سے لوگ اب بھی معلومات کے ذرائع سے کافی حد تک کٹے ہوئے ہیں۔
- شرکاء کا کہنا تھا کہ سیلاب آنے سے پہلے انہیں کسی قسم کی اطلاعات نہیں دی گئیں۔ عوام کو جو تھوڑی بہت پیشگی معلومات موصول ہوئیں بھی، تو وہ دوسرے مقامات پر خاندان کے افراد اور دوستوں نے فون کے ذریعے موصول ہوئیں۔ صوبہ پنجاب میں کچھ شرکاء نے بتایا کہ بلوچستان میں ان کے رشتہ داروں نے بتایا کہ سیلاب آ رہا ہے، اس لیے انہوں نے اپنی نوجوان لڑکیوں کو محفوظ رکھنے کیلئے پہاڑوں میں رشتہ داروں کے پاس بھیج دیا۔ وہ کچھ مویشی، قیمتی سامان اور دستاویزات بھیجنے میں بھی کامیاب رہے۔

اب سیلاب کا پانی کم ہو گیا ہے، جنوبی پنجاب میں لوگوں نے اپنے گھر دوبارہ بنانا شروع کر دیے ہیں اور اپنا ذریعہ معاش دوبارہ شروع کر چکے ہیں۔ اس کے باوجود، سندھ میں منچھر جھیل کے اس پاس کے دیہات اب بھی کھڑے پانی کی وجہ سے بڑی حد تک ویران ہیں۔ دونوں علاقوں میں بنیادی ڈھانچہ اور سہولیات ابھی تک بحال نہیں ہوئی ہیں، اور بہت سے لوگ اب بھی انتہائی برے حالات میں عارضی پناہ گاہوں میں رہتے ہیں۔ دونوں علاقوں میں کمیونٹی کے ارکان صحت اور حفظان صحت، دستیاب امداد، اور تحفظ کے بارے میں معلومات سے محروم ہیں۔ خاندان، دوست اور سوشل میڈیا ان کی معلومات کے اہم ذرائع ہیں۔

یہاں تک کہ دور دراز علاقوں میں گھرانوں کو اینڈرائیڈ فونز اور سوشل میڈیا کے ذرائع تک رسائی حاصل ہے، لیکن سیلاب سے متعلق زیادہ تر معلومات اردو میں ہیں، جنہیں سمجھنے کے لیے بہت سے لوگوں کو مشکل پیش آتی ہے۔ یہ جنوبی پنجاب میں ایک خاص مسئلہ ہے: سندھ میں، کم از کم کچھ سرکاری معلومات سندھی میں دستیاب تھیں۔

حکومت اور دیگر متعلقہ اداروں نے متاثرہ آبادیوں کو زیادہ تر معلومات زبانی فراہم کیں۔ اگرچہ زبانی معلومات بہت سے لوگوں کے لئے سمجھنا سب سے آسان ہے، پھر بھی شرکاء نے کہا کہ یہ معلومات بھی کوئی زیادہ نہیں مفید ثابت نہ ہوسکیں۔ کسی تحریری یا تصویری دستاویز کے بغیر، جو کچھ انہیں بتایا گیا تھا، انہیں اس کا حوالہ دینے یا تصدیق کرنے میں مشکل پیش آرہی تھی۔

## معلومات کی ناکافی اور غیر مساوی فراہمی نے مایوسی اور غصے کو جنم دیا ہے۔

جنوبی پنجاب میں کچھ لوگوں نے اس بات پر مایوسی کا اظہار کیا کہ سرکاری افسران نے سب سے زیادہ خطرے سے دوچار لوگوں کی بجائے زمینداروں کے ساتھ معلومات فراہم کیں۔ شرکاء نے کہا کہ اس نے نامکمل یا گمراہ کن معلومات کے خطرہ کو بڑھا دیا۔ انہوں نے ایک ایسا معاملہ بیان کیا جہاں لوگوں کو وہ محفوظ علاقہ چھوڑنے کا حکم دیا گیا، جہاں پر وہ اپنا علاقہ چھوڑ کر رہ رہے تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ حکم حکام کی طرف سے نہیں بلکہ ایک نجی زمیندار کی طرف سے آیا تھا۔ سندھ میں، شرکاء نے بتایا کہ حکومت نے اس وقت بھی امداد فراہم نہیں کی جب اس کا اعلان کیا گیا تھا، جیسے کہ مکانات کی تعمیر نو کے لیے معاوضہ۔ وعدوں کو پورا کرنے میں اس مبینہ ناکامی نے لوگوں کو شدید خستہ حالات میں غصے اور بے بسی کے احساسات کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیا ہے۔

شرکاء نے یہ بھی بتایا کہ کس طرح میڈیا ٹیمیں سیلاب کے اثرات کی تصاویر اور ویڈیوز لینے آئی تھیں، لیکن وہ کمیونٹی کے اراکین کو ایسا کچھ بھی بتانے سے قاصر تھیں، جو انکے لئے مددگار ثابت ہو سکیں۔ انہوں نے محسوس کیا کہ مقامی میڈیا کو معلومات پہنچانے کے لئے متحرک کیا جانا چاہئے، نہ کہ محض آفت کو دستاویزی شکل دینے کے لئے۔ مقامی میڈیا کو خبر رسائی کی حکمت عملیوں میں بطور معلوماتی خبر رسائی شامل کرنا اہم پیغامات کی رسائی کو بہتر بنا سکتا ہے۔

## خواتین کو زیادہ تر معلومات کی رسائی سے محروم رکھا جاتا ہے۔

خواتین شرکاء نے ان متعدد رکاوٹوں پر زور دیا جن کا سامنا خواتین اور لڑکیوں کو معلومات تک رسائی، اسے سمجھنے اور جواب دینے والی تنظیموں کے ساتھ بات چیت میں پیش آتی ہیں۔ خواندگی اور فون کی ملکیت کی کم سطح سیلاب کے بعد سے وقت کی کمی کو مزید بدتر بناتی ہے: بہت سے لوگوں کو غیر الودہ پانی کے لیے طویل فاصلہ طے کرنا پڑ رہا ہے۔

بہت سی خواتین نے کہا کہ وہ معلومات لینے کے لیے خاندان کے مردوں پر انحصار کرتی ہیں، لیکن مرد ہمیشہ اہم امور شئیر نہیں کرتے جو خواتین جانا چاہتی ہیں۔ اگرچہ سوشل میڈیا مقبول ہے اور موبائل فون ایک مؤثر مواصلاتی ذریعہ ہے، اس تحقیق میں بہت کم خواتین کے پاس اپنے موبائل فون تھے۔ اگرچہ تعلیم کی کمی نے مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے رکاوٹیں پیدا کی ہیں، خواتین میں خواندگی کم ہونے یا بالکل نہ ہونے کا زیادہ امکان تھا۔ بعض اوقات خاندان کے مرد یا بچے جو اسکول میں پڑھنا سیکھ چکے ہیں جو اپنے گھروالوں کیلئے بلند آواز میں معلومات پڑھتے ہیں۔

»ہم صرف اپنے مردوں سے معلومات حاصل کرتی ہیں اور یہ نہیں کہہ سکتیں کہ ہم کیا چاہتی ہیں اور کیا نہیں۔«

۱۸-۳۵ سال کی خواتین زرعی مزدور

نگر خان بروہی، ضلع جامشورو، سندھ

ہمیں معلوم ہوا کہ خواتین مردوں سے زیادہ سیلاب کی بحالی کے عمل کے بارے میں اہم معلومات سے ناواقف تھیں۔ اس میں امداد اور معاوضے کے لیے ان کے مستحق ہونے، سیلاب سے بحالی کے منصوبے، اور صحت کی سہولیات کے بارے میں معلومات شامل تھیں۔ خواتین نے ہمیں بتایا کہ ان کے بے گھر ہونے کے کچھ انتہائی تباہ کن اثرات کیمپوں میں ان کے صحت کے امور پر پڑے، اور وہ ان بیماریوں سے محفوظ رہنے یا روکنے کے لئے کسی بھی صحت یا صفائی کی معلومات تک رسائی حاصل نہیں کرسکتیں۔ شرکاء نے زور دیا کہ بے گھر ہونے والی حاملہ خواتین کی صحت کی ضروریات اور خدشات کو دور کرنے کے لیے مخصوص معلومات کی فراہمی کی ضرورت ہے۔

کچھ مرد شرکاء نے خواتین کی طرف سے مزید معلومات حاصل کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ خواتین کو معلوماتی مواد میں دی گئی معلومات کے بارے میں تربیت حاصل کرنی چاہیے، جسے وہ کمیونٹی میں دوسروں تک پہنچا سکیں۔

«خواتین کی تربیت اور ان کی آگاہی بھی ضروری ہے، اس لیے اس کے لیے کوئی طریقہ کار ہونا چاہیے۔»  
 ۵۵+ سال کے مرد زرعی مزدور  
 پنجوتھا، ضلع جامشورو، سندھ

**معلومات میں خلأ لوگوں کو بتدریج بڑھتے ذاتی خطرات کا شکار کرتا ہے، لیکن ان کے پاس تحفظ کے خدشات کو محفوظ طریقے سے رپورٹ کرنے کے لئے طریقہ کار کی کمی ہے۔**

معلومات کی انتہائی کم رسائی کی وجہ سے، لوگ غلط معلومات کا شکار بنتے ہیں۔ سیلاب کے فوراً بعد، کچھ شرکاء کو بینکوں اور سرکاری اداروں کی جعلی کاپی موصول ہوئیں جن میں ان کی ذاتی تفصیلات کی درخواست کی گئی۔ سندھ میں، جہاں سیلاب کے فوراً بعد انتخابات ہوئے، کچھ خواتین شرکاء کو دھمکی دی گئی تھی کہ اگر وہ کسی مخصوص نمائندے کو ووٹ نہیں دیں گی تو وہ سماجی تحفظ کے حکومتی فوائد سے محروم کر دی جائیں گی۔ قابل اعتماد سرکاری معلومات تک بہتر رسائی سے لوگوں کیساتھ اس قسم کی جعل سازی میں کمی آئیگی۔

ہمارے ۸۰ شرکاء میں سے کوئی بھی حکومت یا قومی یا بین الاقوامی تنظیموں کو شکایات درج کروانے، اپنے تاثرات بتانے یا بدسلوکی کی اطلاع دینے کے طریقہ کار سے واقف نہیں تھا۔ کسی کو بھی صنفی بنیاد پر تشدد کے خطرے یا جنسی استحصال اور بدسلوکی کی روک تھام کے بارے میں معلومات فراہم نہیں کی گئیں تھیں۔ کچھ نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے خاندان کی کم عمر خواتین کو اپنے رشتہ داروں کے پاس بھیج کر ان کے ساتھ بدسلوکی کے خطرے کو کم کرنے کی کوشش کی۔ جسمانی تشدد کے خطرات بھی تشویش کا باعث تھے۔ کچھ شرکاء نے بتایا کہ امدادی اشیاء کی تقسیم کے دوران مردوں اور عورتوں دونوں پر جسمانی تشدد کیا گیا تھا۔ واضح معلومات کی کمی نے اس تاثر کی حوصلہ افزائی کی کہ امداد غیر منصفانہ طور پر بانٹی گئی تھی، جس کے نتیجے میں خواتین کے درمیان کچھ جھگڑے اور لڑائیاں بھی ہوئیں۔ وہ امدادی کارکنوں سے اپنی شکایت درج کروانے کے طریقے جاننا چاہتے تھے اور بتانا چاہتے تھے کہ انہیں وہ امداد نہیں ملی، جس کے وہ حقدار تھے۔

**سیلاب کی روک تھام، ردعمل اور بحالی کے دوران لوگوں کی معلومات میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔**

شرکاء نے ہمیں بتایا کہ انہیں سیلاب سے پہلے اور مختلف مراحل پر مختلف موضوعات پر معلومات درکار تھیں تا کہ منصوبہ بندی کی جا سکے کہ دوران سیلاب ہمیں کیا کرنا ہے۔ وہ حفظان صحت و صفائی، چوری کی روک تھام، اور جعل سازی و دھوکہ دہی کو پہچاننے اور ان سے بچنے کے طریقوں سمیت خدشات اور خطرات کو کم کرنے میں مدد کے لیے مستقل معلومات بھی چاہتے تھے۔

کیونٹی ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن اینڈ مینجمنٹ کمیٹیوں کو یہ معلومات فراہم کرنے کے لیے حکومت اور سول سوسائٹی کے ساتھ رابطہ قائم کرنا چاہیے۔ قومی بحالی کے منصوبہ میں ان کمیٹیوں کا اہتمام کیا گیا ہے، لیکن تحریر کے وقت وہ موجود نہیں تھیں۔ شرکاء سپریم کورٹ کے اس فیصلے سے بھی لاعلم تھے جس میں سندھ میں سیلاب سے متاثرہ ہر ضلع میں خواتین کی زیر قیادت کمیٹیاں قائم کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

ٹیبل ۱: شرکاء نے بروقت، مخصوص خبر رسانی کا مطالبہ کیا

مرحلہ	معلومات کی ضروریات
سیلاب سے پہلے	<ul style="list-style-type: none"> <li>• موسم کا انتباہ اور ابتدائی انتباہات</li> <li>• محفوظ مقامات اور انخلاء کے راستے</li> </ul>
سیلاب کے دوران	<ul style="list-style-type: none"> <li>• خاص طور پر حاملہ خواتین کے لیے صحت و صفائی کی معلومات</li> <li>• چوری کی روک تھام اور ذاتی حفاظت</li> <li>• سیلاب سے بے گھر ہونے والے لوگوں کے کیمپوں میں قیام کی طوالت اور مدت</li> <li>• سرکاری معاوضے کے پیکیجز کی تفصیلات</li> </ul>
سیلاب کے بعد براہ راست	<ul style="list-style-type: none"> <li>• گھر واپسی کی نقل و حمل</li> <li>• اسکول کی عمارتوں کی حالت اور دوبارہ کھولنا</li> <li>• صحت کے بنیادی ڈھانچے کی حالت</li> <li>• پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے بچنے کے لیے پینے کے صاف پانی کی دستیابی</li> <li>• ممکنہ دھوکہ دہی اور غلط معلومات کا انتباہ</li> </ul>
سیلاب کے ۲-۳ ماہ بعد	<ul style="list-style-type: none"> <li>• حکومت کے نقصان کے سروے سے معلومات اکٹھی کی گئیں تاکہ لوگ معاوضے کے لیے درخواست دے سکیں</li> <li>• سیلاب کے امدادی معاوضے کے بندلوں کی تقسیم اور عرصہ</li> <li>• بنیادی ڈھانچے کو بحال کرنے میں کتنا وقت لگے گا</li> <li>• آیا مکانات کی تعمیر نو کے لیے مدد دستیاب ہے</li> </ul>
طویل مدتی بحالی	<ul style="list-style-type: none"> <li>• بنیادی ڈھانچے، خدمات اور معاوضے کے بارے میں جاری معلومات</li> <li>• مستقبل کے حفاظتی اقدامات اور سیلاب کی روک تھام اور تیاری کے لیے اپ ڈیٹس</li> <li>• امداد میں خلل ڈالنے یا مدد کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے لوگوں کو انتباہ، اور شکایت کرنے یا مدد حاصل کرنے کے طریقے</li> </ul>

## دستیاب معلوماتی مواد ناقابل فہم ہے۔

ہم نے ابتدائی انتباہ اور تیاری، صحت اور حفظان صحت، اور نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ حقوق اور معاوضے پر معلوماتی مواد کا تجربہ کیا۔ ان میں اشتہار، کتابچے، متن پر مبنی اعلانات، اور اردو اور سندھی میں آڈیو پیغامات شامل تھے، ان میں بہت سارے مواد کو سیلاب کے ردعمل میں شامل بین الاقوامی تنظیموں کے تعاون سے تیار کیا گیا تھا۔ شرکاء میں سے کسی نے بھی اپنے معمول کے معلوماتی ذرائع (کمیونٹی نوٹس بورڈز، سوشل میڈیا، واٹس ایپ گروپس یا ذاتی ملاقاتوں) کے ذریعے اس سے پہلے کوئی بصری یا متن پر مبنی مواد نہیں دیکھا تھا۔ ان میں سے صرف ایک آڈیو پیغام تھا جو شرکاء میں سے کسی ایک لے جانا پہچانا تھا۔

تمام شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ فوکس گروپس میں جس قسم کے مواد تقسیم کئے گئے وہ ان کی موجودہ صورتحال کے ساتھ مستقبل کی تیاری کے لیے بھی کارآمد ثابت ہوں گی۔ انہوں نے عوام، سوشل میڈیا اور واٹس ایپ گروپس میں اور عوامی مقامات جیسے اسکولوں، مساجد، دکانوں، چائے کے اسٹالوں اور چوراہوں پر مواد کو بانٹنے کی سفارش کی۔

تاہم، شرکاء کو زیادہ تر مواد سمجھنے میں مشکل پیش آئی۔ زبان، فارمیٹ، انداز اور تصاویر سبھی کو آسانی سے قابل رسائی بنانے کے لیے موافقت پزیر بنانے کی ضرورت ہے۔ شرکاء نے خبر رسائی کا مطالبہ کیا:

- مقامی زبانوں میں
- سادہ زبان میں
- ایک وقت میں ایک بنیادی پیغام پر توجہ مرکوز کی گئی ہو
- قطعی اور مکمل معلومات پر مشتمل ہو
- آڈیو فارمیٹ میں ہو
- عوامی لاؤڈ اسپیکرز اور سوشل میڈیا پر شیئر کیا گیا ہو

«ہم صرف آواز والے پیغامات کو سمجھ سکتے ہیں۔ بلوچی یا سرائیکی میں ہو تو بہتر ہے۔ اردو ہمارے لیے سمجھنی مشکل ہے۔»  
۱۸-۳۵ سال کی عمر کی پکاس چنتے والی خواتین  
عطاء اللہ للہانی، ضلع راجن پور، پنجاب

صوبہ پنجاب میں کم از کم کچھ مردوں کو وصول ہونے والا واحد پیغام ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی جانب سے ابتدائی انتباہی آڈیو پیغام تھا، جسے مردوں نے اپنے فون پر ریڈیو چینل کے ذریعے سنا تھا۔ جب ہم نے یہ پیغام چلایا تو تمام شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اگر آڈیو فارمیٹ میں اس قسم کی ابتدائی وارننگ انہیں سیلاب سے پہلے موصول ہوتی تو ان کے لیے بے حد مفید ہوتی۔ شرکاء نے آڈیو پیغامات کو آسانی سے قابل رسائی پایا اور وہ اس فارمیٹ میں دیگر معلومات بشمول صحت اور حفظان صحت، موسم کی پیش گوئی، موسمیاتی تبدیلی اور عام طور پر قدرتی آفات بھی اسی فارمیٹ میں چاہتے تھے۔ اگرچہ زیادہ تر شرکاء کے پاس ریڈیو یا ٹیلی ویژن تک رسائی نہیں تھی، لیکن انہوں نے مشورہ دیا کہ آڈیو پیغامات مقامی مساجد میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے اور سوشل میڈیا اور واٹس ایپ پر شیئر کیے جا سکتے ہیں۔

## ہاٹ لائنز صرف مردوں کے لیے معلومات کا ایک اہم ذریعہ ہو سکتی ہیں

ہم نے جس مواد کی جانچ کی اس میں سے کچھ میں سرکاری ایجنسیوں اور ضلعی حکام کے ذریعے چلائی جانے والی ہاٹ لائنز کے لیے فون نمبر تھے۔ چونکہ شرکاء کو پہلے معلوماتی مواد نہیں ملا تھا، اس لیے کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ ہاٹ لائنز موجود ہیں۔ تمام شرکاء کا خیال تھا کہ ہاٹ لائنز ممکنہ طور پر ایک مفید معلوماتی چینل ہے، اور کم پڑھے لکھے افراد کے لیے آسانی سے قابل رسائی ہے۔ لیکن شرکاء نے کہا کہ وہ اردو میں چلنے والی ایک قومی ہاٹ لائن کا استعمال کرتے ہوئے کال نہیں کر سکیں گے اور نہ ہی خود سمجھ سکیں گے۔ اس کی بجائے، انہوں نے محسوس کیا کہ اشتہاروں میں صرف علاقائی ہاٹ لائنز اور ضلعی سطح کے سرکاری اداروں کے فون نمبروں کی فہرست ہونی چاہئے، جہاں وہ ممکنہ طور پر آپریٹر کی زبان بول سکیں گے۔

خواتین شرکاء نے ہاٹ لائنز کو اپنی برادری کے لئے معلومات تک رسائی حاصل کرنے کا ایک اچھا موقع بھی سمجھا، لیکن انہوں نے محسوس نہیں کیا کہ وہ خود ہاٹ لائن پر کال کر سکتی ہیں۔ کچھ کے لیے یہ اس لیے تھا کہ ان کے پاس اپنا فون نہیں ہے، جب کہ دوسروں کو لگا کہ ان کے لیے سرکاری ہاٹ لائن پر کال کرنا مناسب نہیں ہے۔

«جب سیلاب آیا اور ہمیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کہاں جائیں تو ہم ان نمبروں پر کال کر کے معلومات حاصل کر سکتے تھے۔»  
۳۶-۵۵ سال کی عمر کے مرد مزدور  
کچی آبادی، ضلع راجن پور، پنجاب

## تحریری معلومات کا سادہ زبان میں ہونا ضروری ہے

تحریری معلومات ہر کسی کے لیے قابل رسائی نہیں ہیں، لیکن تنظیمیں اسے رسائی حاصل کرنے والے لوگوں کے لیے آسان بنا سکتی ہیں۔ مردوں نے خاص طور پر محسوس کیا کہ متن کا مقامی زبانوں میں ترجمہ تحریری مواد کے لیے ان کی سمجھ کو بہتر بنانے کے لیے ایک اہم پہلا قدم تھا۔ زیادہ تر خواتین نے کہا کہ وہ عام طور پر تحریری مواد کو نہیں سمجھتیں اور اس کے بجائے وہ معلومات کو سننا پسند کرتی ہیں۔

»ہم لکھے ہوئے کو اس وقت تک نہیں سمجھیں گی جب تک کہ کوئی اسے ہمارے لیے پڑھ نہ دے۔«  
۵۵-۳۶ سال کی کپاس چننے والی خواتین  
کچی آبادی، ضلع راجن پور، پنجاب

مردوں اور عورتوں دونوں نے سادہ زبان میں اور تکنیکی اصطلاحات کے بغیر معلومات کو سمجھنا آسان پایا، جسے شرکاء نے «سمارٹ» یا «اعلیٰ سطح» کی زبان کہا۔ یہی معاملہ مخصوص اور تکنیکی موضوعات پر معلومات کا تھا، جیسا کہ محفوظ اور آفات کا مقابلے کرنے والا گھبر کیسے بنایا جائے، اور سرکاری اعلانات۔ لیکن کچھ کم تکنیکی الفاظ جیسے «کھانے کی» یا «شیشی علاقے» سے بھی ناواقف تھے۔ جن اداروں کے نام سے شرکاء کم واقف تھے وہ الجھن کا باعث بنے، جیسے ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی۔ شرکاء نے تجویز پیش کی کہ تنظیمیں وضاحتی تفصیلات شامل کریں تاکہ لوگوں کو ان کے کام کو سمجھنے میں مدد ملے، جیسے کہ «قومی انسٹی ٹیوٹ فار ڈیزاسٹر مٹیگیشن»۔

خواتین نے خاص طور پر تحریری معلومات میں سادہ زبان اور آسان الفاظ کی ضرورت پر زور دیا، کیونکہ وہ اکثر اپنے بچوں پر انحصار کرتی ہیں کہ وہ انہیں تحریری معلومات پڑھ کر سمجھائیں۔ انہوں نے تجویز کیا کہ تنظیمیں اسکول کے بچوں کو بنیادی سامعین کے طور پر ذہن میں رکھ کر تحریری مواد تیار کریں۔

»پیغام ایسا ہونا چاہیے جسے ہمارے بچے آسانی سے پڑھ اور ہمیں سمجھا سکیں۔«  
۵۵-۳۶ سال کی گھریلو کارکن خواتین  
کچی آبادی، ضلع راجن پور، پنجاب

## اشتہار غیر واضح اور مخصوص معلومات کے حامل ہونے کی بجائے بہت ساری چیزوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

متن اور تصاویر کے ساتھ معلوماتی مواد کو اکثر لوگوں کے کم پڑھے لکھے ہونے کی تناظر میں زیادہ سہل قابل رسائی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن شرکاء نے کہا کہ وہ واضح تحریری پیغامات کو ترجیح دینے کے جنہیں کوئی ان کے لیے اونچی آواز میں پڑھ سکے: بہت سے لوگوں کے لیے، اشتہار پر موجود تصاویر کو سمجھنا اتنا ہی مشکل تھا جتنا متن کو۔ ہر کمیونٹی میں ۵۰٪ مردوں اور ۳۰٪ خواتین سے زیادہ نے دکھائے گئے اشتہاروں کو صحیح طریقے سے نہیں سمجھا۔

شرکاء نے تقسیم کئے گئے اشتہاروں کے کئی غیر واضح پہلوؤں کی نشاندہی کی۔ اشتہار اکثر معلومات سے بھرے ہوتے تھے، ایک صفحے پر کئی پیغامات یا پیچیدہ عمل کا جائزہ دینے کی کوشش کرتے تھے۔ معلومات کی بھرمار نے اہم پیغام کو سمجھنا مشکل بنا دیا، اکثر اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ متن اور تصاویر بھی سمجھنے کے لئے بہت چھوٹی تھیں۔

اشتہاروں پر انفرادی تصاویر میں اکثر مناسب تفصیل کی کمی ہوتی ہے اور وہ خود سے اپنی وضاحت نہیں کرا پاتی۔ ایک اشتہار جس میں ایک شخص کو دریا کے کنارے کھڑا دکھایا گیا تھا، اس کا مقصد پانی کی سطح کا قریب سے مشاہدہ کرنے کی ہدایت تھا۔ لیکن جو شرکاء پڑھ نہیں سکے، انہیں اس تصویر نے الجھن میں ڈال دیا: ان کا خیال تھا کہ اشتہار انہیں بہ جانے سے بچنے کے لیے دریا سے دور رہنے کی ہدایت دے رہا ہے۔ اشتہاروں کا زیادہ مؤثر استعمال صرف چند بڑی، تفصیلی تصاویر پیش کرنا ہو گا جو واضح طور پر ایک درست پیغام دیتی ہوں۔

»اس پوسٹر میں دی گئی معلومات یقیناً کارآمد ہوں گی، لیکن ہم نہ تو تصویروں سے پیغام کو واضح طور پر سمجھ پائے اور نہ ہی تحریر کو پڑھ سکے۔ [۰۰۰] یہ ضروری ہے کہ تصاویر واضح اور سمجھنے میں آسان ہوں اور تحریری معلومات سندھی میں ہوں۔«  
۱۸-۳۵ سال کی عمر کی خواتین زرعی مزدور  
نگر خان بروہی، ضلع جامشورو، سندھ

تصویر ۱: ایک اشتہار کی مثال جسے شرکاء نے بہت پیچیدہ اور غیر واضح پایا۔



## ہوڈ جي صورتحال لاءِ احتیاطي تدبیرون

1. پنهنجي قبضتي، شيون، دستاويزات، ضروري دوائن وغيرن کي گهر ۾ ڪنهن مثالن ۽ محفوظ جڳهه تي رکو

2. ٻارن کي هوڏ واري پاڻي ۾ وهڻن يا راند ڪرڻ کان منع ڪريو

3. وڏي عمر وارن ۽ معذور ماڻهن جو خاص خيال رکو

4. هوڏ واري پاڻي ۾ وڃڻ کان پاسو ڪريو  
انهي ۾ زهرا جانيو مثال طور، تنگ، ويون وغيره تي سگهڻ تا  
زهريلي ۽ ڪيميائي مادن جي ڪري الوڻه تي سگهڻ ٿي  
بجلي جي تيل تارن مان ڪرت ڊگي سگهڻ ٿي  
پاڻي گهٽو اونڀرڻ تي سگهڻ ٿي

5. پنهنجي گهر وارن ۽ علائقي جي ماڻهن جو خيال رکو

6. هوڏ واري پاڻي ۾ پسيلا کاڌو کائڻ کان پرهيز ڪريو، چاڪاڻ جو اهو زهريلو ۽ پاروٺوڻي سگهڻي ٿي

7. گيس ۽ بجلي تي هلندڙ شين جو استعمال ايستائين نه ڪريو جيستائين ان جي جانچ پوتال نه ڪئي وڃي

8. ننڍي يا درياه جي ڪناري تي وڃڻ کان پاسو ڪريو، چاڪاڻ جو ان جي تڪڙ جو خطرو ٿي سگهڻي ٿي

9. ڪوهر جو پاڻي پيئڻ کان پاسو ڪريو، صرف اوڀاريل پاڻي استعمال ڪريو

10. حفاظت جي پيش نظر پنهنجي گهر ۽ بازيوارن سان گڏ رهو

11. پوليس يا متعلقہ محڪمي کي پنهنجي ضرورتن کان آگاهه ڪريو

12. جتي به ممڪن هجي، ماڻهن جي گهٽتائي اختيار ڪريو ۽ جانورن کي به گڏ وٺي وڃو

13. ريڊيو ۽ لائو اسپيڪر تي نشر ٿيندڙ مقامي اعلانن کي توجه سان ٻڌو ۽ هدايتن تي عمل ڪريو

14. هوڏ واري صورتحال ۾ مقامي ماڻهن سان ڳالهه ٻولي، ڪريو، هوڏ واري حالت ۾ ڪنهن به قسم جي تبديلي جو اطلاع ٻين ماڻهن تائين پهچايو.



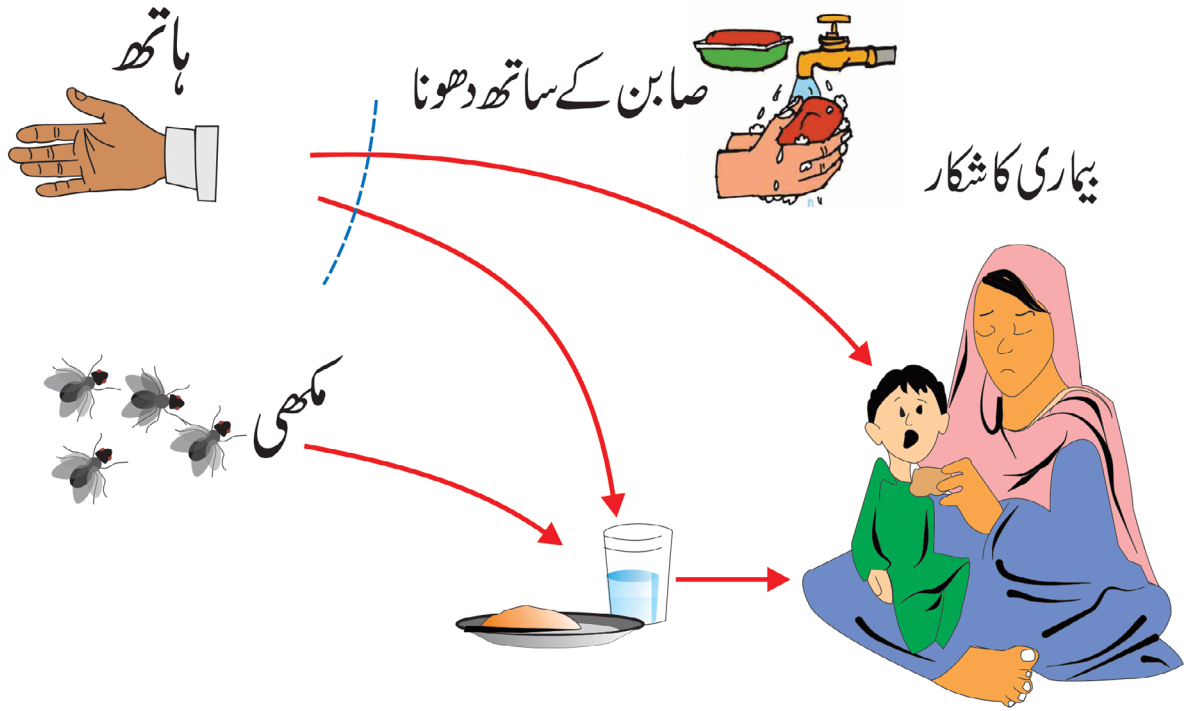
## جانچ کا مواد سوجھ بوجھ اور قبولیت کے لیے ضروری ہے

کم پڑھے لکھے لوگ عوامل اور خبردار کرنے والے وضاحتی تیر کے نشانوں اور ضرب جیسی علامتوں سے بالکل ناواقف تھے۔ جب ایک اشتہار دکھایا گیا جس میں یہ بتانے کے لیے تیر کا استعمال کیا گیا تھا کہ جراثیم کس طرح پینے کے پانی کو آلودہ کرتے ہیں، تو تمام شرکاء نے کہا کہ وہ اس کے مقصد کو نہیں سمجھے جنہیں وہ «لکیریں» کہتے ہیں۔ کیونکہ تیروں کے نشانوں نے الجھاؤ پیدا کیا، انہوں نے اشتہاروں پر ان سے گریز کو ترجیح دی۔

«علامات اور اشارے [تیر کے نشانوں] کو سمجھنا مشکل ہے۔ پڑھے لکھے لوگ ان اشاروں کو سمجھ سکتے ہیں، لیکن ہم نہیں سمجھتے۔»

۳۶-۵۵ سال کے مرد زرعی مزدور  
عطاء اللہ للہانی، ضلع راجن پور، پنجاب

تصویر ۲: لوگوں نے تیر کے نشانوں کو بغیر کسی مزید معنی یا مقصد کے لکیروں سے تعبیر کیا



شرکاء نے کہا کہ اشتہاروں کو ٹھیک طرح سے سمجھنے کے لیے، کہ انہیں کسی کی معاونت درکار تھی جو انہیں تصویر بہ تصویر اور لفظ بہ لفظ سمجھاسکے۔ ایک بار جب ان کو یہ وضاحتیں مل جاتیں تو اشتہارات بہت مؤثر خبر رسانی کے ذرائع بن جاتے جنہیں برادری کے دیگر اراکین کے ساتھ شیئر کیا جا سکتا تھا۔ انہوں نے یہ بھی تجویز کیا کہ اشتہارات اور دیگر معلوماتی مواد کو برادری کے ارکان کے ساتھ مل کر تیار کرنا اور جانچا جانا چاہئے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ تصاویر اور تحریری مواد دونوں کو سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ لوگوں کو درکار معلومات کے مطابق تیار ہو سکے۔

## معلومات کو قابل اعتماد بنانے کیلئے اسے سرکاری مونو گرام کے ساتھ تیار کرنا ضروری ہے

اگرچہ شرکاء نے محسوس کیا کہ زیادہ تر مواد نے بہت سارے موضوعات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے، پھر بھی انہوں نے زور دیا کہ انہیں ابھی بھی مکمل معلومات کی ضرورت ہے۔ سیلاب کے دوران یاد رکھنے والی تمام مختلف چیزوں کی فہرست کے بجائے (جیسا کہ اوپر تصویر ۱ میں ہے)، انہوں نے انتہائی اہم مسائل جیسے کہ یہ تعین کرنا کہ ایک «محفوظ جگہ» کیا ہے پر زیادہ تفصیلی معلومات اور عملی رہنمائی حاصل کرنے کو ترجیح دی۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ایسے نازک مسائل پر تفصیلی معلومات کی کمی کے سنگین نقصانات ہیں۔ نہ صرف یہ کہ لوگ صحیح طریقے سے رد عمل ظاہر کرنا نہیں جانتے؛ وہ نامکمل پیغام کو بھی کم قابل اعتماد سمجھتے ہیں۔ جب انہوں نے دوسروں کے ذریعے بھیجے گئے پیغامات کو وصول کیا تو اس نے انہیں مزید مشکوک بنا دیا۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ قابل اعتماد ہونے کے لئے، پیشگی انتباہ، صحت اور حفظان صحت، حقوق اور معاوضے کے بارے میں تمام معلومات انتظامیہ کی طرف سے آئی چاہئیں، یا ان کے متعلقہ مونو گرام کے ساتھ شامل سرکاری ایجنسیوں کی فہرست ہونی چاہئے۔

«ہمیں پوری معلومات ملنی چاہیے کہ کہاں، کیسے جانا ہے اور وہاں ہمارے لیے کیا انتظامات کیے جائیں گے، اور یہ سب انتظامیہ کو ہمیں واضح طور پر بتانا چاہیے۔ اس نامکمل معلومات کی وجہ سے ہم ایک دوسرے پر بھروسہ بھی نہیں کرتے۔»  
گھریلو ملازمہ جن کی عمر ۳۵-۱۸ سال ہے  
کچی آبادی۔ راجن پور ضلع، پنجاب

ٹیبل ۲: لوگوں کی خبر رسانی کی ترجیحات کو مرتب کرنے سے سمجھ بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے

ترجیح کے مطابق ترتیب دیں	بہتر رسائی کے لیے شرکاء کی تجاویز
آڈیو	<ul style="list-style-type: none"> <li>• واٹس ایپ، سوشل میڈیا اور ریڈیو چینلز پر شئیر کی گئی جو موبائل فون پر قابل رسائی ہو (روایتی ریڈیو کی بجائے)</li> <li>• علمائے کرام کی جانب سے مساجد کے لاؤڈ اسپیکرز کے ذریعے دی گئی معلومات</li> <li>• مستقل بنیادوں پر دی جانے والی معلومات</li> <li>• ہنگامی حالات کی صورت میں، محلوں میں آنے والے ریونیو افسران (پٹواریوں) اور پولیس کے ذریعے لاؤڈ اسپیکرز کے ذریعے دی جانے والی معلومات</li> <li>• مقامی زبانوں میں: سندھ میں سندھی اور جنوبی پنجاب میں سرائیکی اور بلوچی</li> <li>• مختصر، سادہ زبان کے جملوں کا استعمال کرتے ہوئے</li> </ul>
ویڈیو	<ul style="list-style-type: none"> <li>• واٹس ایپ اور سوشل میڈیا پر شئیر کی گئی</li> <li>• مقامی زبانوں میں؛ سندھ میں سندھی اور جنوبی پنجاب میں سرائیکی اور بلوچی</li> <li>• مختصر، سادہ زبان کے جملوں کا استعمال کرتے ہوئے</li> </ul>
آمنے سامنے کی ملاقاتیں	<ul style="list-style-type: none"> <li>• کمیونٹی کے اجلاس</li> <li>• مقامی حکام، قومی اور بین الاقوامی این جی اوز، محکمہ صحت کی ٹیموں، اساتذہ کی زیر قیادت</li> <li>• مقامی زبانوں میں؛ سندھ میں سندھی اور جنوبی پنجاب میں سرائیکی اور بلوچی</li> <li>• کمیونٹی کمیٹیوں کو شامل کریں</li> </ul>
تربیت	<ul style="list-style-type: none"> <li>• صحت اور حفظان صحت، بحالی، تحفظ، حقوق اور معاوضے پر موضوعاتی تربیت</li> <li>• خاص طور پر خواتین، اسکول کے بچوں اور اساتذہ کے لیے معلومات کو سمجھنے اور شئیر کرنے کی تربیت</li> </ul>

<ul style="list-style-type: none"> <li>• مختصراً، سادہ زبان کے جملے</li> <li>• صوبہ سندھ کے لیے سندھی میں، جنوبی پنجاب کے لیے اردو میں</li> <li>• مقامی حکام کے فون نمبروں کے ساتھ</li> <li>• متعلقہ سرکاری اداروں کے مونوگرام کے ساتھ</li> </ul>	تحریری
<ul style="list-style-type: none"> <li>• شئیر کرنے سے پہلے کمیونٹی کے اراکین کے ساتھ تیاری اور آزمائش گئی ہو</li> <li>• عوامی مقامات جیسے دکانوں، چائے کے اسٹالوں، اسکولوں، عوامی دفاتر، چوراہوں پر لگائے گئے ہوں</li> <li>• چند بڑی، واضح، تفصیلی، نمایاں رنگ کی تصاویر کے ساتھ</li> <li>• تیر کے نشانوں جیسی الجھانے والی علامتوں کے بغیر</li> <li>• دو سے زیادہ اہم پیغامات کے ساتھ نہ ہوں</li> <li>• مختصراً، سادہ زبان کے جملے</li> <li>• صوبہ سندھ کے لیے سندھی میں، جنوبی پنجاب کے لیے اردو میں</li> <li>• مقامی حکام کے فون نمبروں کے ساتھ</li> <li>• متعلقہ سرکاری اداروں کے مونوگرام کے ساتھ</li> <li>• تربیت کے دوران گاؤں کے رابطہ کاروں کو اچھی طرح سے وضاحت دی گئی ہو</li> </ul>	اشہار اور بینر

### CLEAR Global کس طرح مدد کر سکا ہے؟

CLEAR Global کا مشن لوگوں کو اہم معلومات حاصل کرنے اور سننے میں معاونت فراہم کرنا ہے، چاہے وہ کوئی بھی زبان بولنے والے ہوں۔ ہم اپنی ساتھی تنظیموں کی معاونت کرتے ہیں تاکہ وہ ان عوام کو سنیں اور ان کے ساتھ مؤثر طریقے سے بات چیت کریں جن کیلئے وہ کام کرتے ہیں۔ ہم پیغامات اور دستاویزات کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کرتے اور آڈیو ترجمے اور تصویری معلومات میں معاونت فراہم کرتے ہیں، عملیے اور رضا کاروں کو تربیت دیتے اور دو طرفہ بات چیت کا مشورہ دیتے ہیں۔ ہم سمجھ بوجھ اور اثر پذیری کو بہتر بنانے کے لیے فیلڈ ٹیسٹ اور مواد پر نظر ثانی کے لیے شراکت داروں کے ساتھ بھی کام کرتے ہیں۔ یہ کام تحقیق، زبان کی نقشہ سازی اور مطلوبہ آبادی کی ابلاغ کی ضروریات کے جائزوں کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے۔ ہم کمیونٹی کی شمولیت کے لیے زبان کی ٹیکنالوجی کے حل بھی تیار کرتے ہیں۔

اس پروجیکٹ کے حصے کے طور پر، ہم نے تنظیموں کو انکی منصوبہ بندی میں زبان اور ابلاغی مواد شامل کرنے میں مدد کے لیے پاکستان میں رائج زبان کا نقشہ بھی تیار کیے ہیں۔ یہ نقشے زبانوں، سیلاب کے خطرے اور سیل ٹاور کے بنیادی ڈھانچے دکھاتے ہیں، تاکہ جواب دینے والوں کو زیادہ مؤثر ابلاغ کی منصوبہ بندی میں مدد مل سکے۔

مؤثر دو طرفہ بات چیت میں معاونت کے لیے موجودہ وسائل ہماری ویب سائٹ پر دستیاب ہیں:

- سروے کے لیے زبان اور ابلاغ کے سوالات (سوالات انفرادی، گھریلو، اور اہم سطح کے پیغامات شئیر کرنے والوں کے لیے، اردو، بلوچی، سندھی، سرائیکی، پنجابی، اور پشتو میں دستیاب ہیں)
- پروگراموں میں زبان کے ڈیٹا کو استعمال کرنے کے طریقے کے بارے میں ٹپ شیٹ
- سادہ زبان میں لکھنے کے لیے گائیڈ
- انسان دوست ترجمہ اور انسان دوست ترجمانی پر مختصر مفت آن لائن تربیت
- PSEA کے بنیادی اصول ۱۰۰ زبانوں میں (بشمول اردو، بلوچی، پشتو)

مزید معلومات کے لیے، ہم سے [info@clearglobal.org](mailto:info@clearglobal.org) پر رابطہ کریں۔

## تسلیمات

CLEAR Global اور پتن ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن ان تمام افراد کی تہہ دل سے شکر گزار جنہوں نے اس مطالعہ میں مدد اور تعاون کیا، خاص طور پر فوکس گروپ کے شرکاء کا جنہوں نے اپنے وقت سے نوازا۔ کرسٹین فریک، رابعہ غنی اور سرور باری نے اس مطالعے کا طریقہ کار وضع کیا۔ اس تحقیق کے لیے فوکس گروپ مباحثوں اور شرکاء کا مشاہدہ پتن ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن نے کروایا۔ اس رپورٹ کو سرور باری، رابعہ غنی، کرسٹین فریک، ایملی ایلڈر فیلڈ اور ایلی کیمپ نے مشترکہ طور پر لکھا۔ یہ تحقیق H2H نیٹ ورک کی مالی امداد سے تشکیل دی گئی تھی۔

پتن ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کا قیام ۱۹۹۲ کے تباہ کن سیلاب کے دوران عمل پذیر ہوا، تاکہ کمیونٹی پر مبنی ترقیاتی کاموں کے ذریعے دریا کی نزدیکی آبادیوں میں وقفے وقفے سے آنے والے تباہ کن سیلاب کے خطرات کو کم کیا جاسکے۔ پتن کا ورژن ایک جمہوری اور انصاف پسند معاشرہ ہے جہاں تمام لوگ کو یکساں معاشی، سیاسی، سماجی ثقافتی اور مذہبی حقوق اور مساوی مواقع حاصل ہوں اور وہ ترقی کے عمل سے بلا تفریق استفادہ کریں۔ ان کے کام کے بارے میں مزید جاننے کے لیے پتن کی ویب سائٹ، وزٹ کیجئے۔

H2H نیٹ ورک انسانی فلاح و بہبود کے نظام میں تبدیل لا رہا ہے، ضرورت مند افراد تک زیادہ سے زیادہ پہنچ رہا ہے، انسانی امداد اور خدمات کو مربوط اور منظم کر رہا ہے۔ H2H نیٹ ورک اور اس کے فنڈ کو UK ایڈ، برطانوی عوام اور U.S کی طرف سے معاونت ملتی ہے۔ ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی، امریکی عوام کی طرف سے، اور اس کی میزبانی ڈینش ریویو جی کونسل کرتی ہے۔

**h——h**  
**H2H Network**  
 Humanitarian  
 Action Support



## ضمیمہ ۱: طریقہ کار

یہ تحقیق فروری ۲۰۲۳ میں کل ۸۰ شرکاء کے ساتھ منعقد کی گئی تھی۔ ہم نے ایک اقدار پر مبنی نقطہ نظر کا استعمال کیا، جس میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے ساتھ نیم ساختہ فوکس گروپ مباحثے اور تحقیقی مقامات پر منظم مشاہدہ شامل ہے۔ گروپوں نے ابتدائی انتباہ، صحت اور حفظان صحت، حقوق اور معاوضے، اور تحفظ کے مسائل پر خصوصی توجہ کے ساتھ معلومات اور خدمات تک رسائی پر تبادلہ خیال کیا۔ ہم نے سیلاب کے ردعمل کے حصے کے طور پر دستیاب مزید سات معلوماتی مواد سمیت اشتہارات، بروشرز، متن پر مبنی اعلانات، اور آڈیو پیغامات پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ معلوماتی مواد اردو اور سندھی میں تھے۔ فوکس گروپس سندھی اور سرائیکی میں منعقد کیے گئے۔

یہ تحقیق سیلاب سے متاثرہ چار مقامات پر کی گئی:

- ہم نے سندھ میں، ضلع جامشورو کی تحصیل سیہون کے دو دیہات ننگر خان بروہی اور پنجوتھا میں فوکس گروپ مباحثے کیے۔ دونوں دیہات منچھر جھیل کے قریب ہیں اور جھیل کا ڈیم ٹوٹنے سے سیلاب کی زد میں آئے تھے۔ پنجوتھا گاؤں تقریباً مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا۔ اس کی زیادہ تر آبادی اب بھی بے گھر ہے؛ بنیادی ڈھانچہ اور بنیادی سہولتیں ابھی تک بحال نہیں ہو سکیں۔ دونوں دیہاتوں میں رابطے کی مرکزی زبان سندھ ہے۔
- ہم نے جنوبی پنجاب میں، ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان میں عطا اللہ لہانی اور کچی آبادی میں تحقیق کی۔ دونوں دیہات دریائے سندھ کے سیلاب اور پہاڑی ندی نالوں سے آنے والے سیلاب سے متاثر ہوئے تھے۔ ان آبادیوں کے لوگ ۲۰۲۲ کے آخر میں اپنے گاؤں واپس آ گئے تھے لیکن اب بھی عارضی پناہ گاہوں میں رہتے ہیں۔ دسمبر ۲۰۲۲ میں اسکول دوبارہ کھل گئے تھے لیکن بنیادی ڈھانچہ، صحت کی سہولیات اور ذریعہ معاش ابھی تک مکمل طور پر بحال نہیں ہوئے۔ کچی آبادی میں سرائیکی بولنے والے ہیں، لیکن آبادی کے لوگ بلوچی کو بھی روانی سے سمجھتے ہیں۔ عطا اللہ لہانی بلوچی بولنے والے ہیں، لیکن آبادی کے تمام لوگ سرائیکی بخوبی سمجھتے ہیں۔

ہم نے ہر مقام پر ۱۰ شرکاء کے دو فوکس گروپ بنائے۔ گروپوں کو صنف کے لحاظ سے تقسیم کیا، جہاں شرکاء کی عمریں ۱۸ سے ۵۰+ تک تھیں۔ مردوں کی اکثریت مزدوری کر کے اپنی روزی کما رہی تھی، جب کہ زیادہ تر خواتین پکاس چننے اور گھریلو ملازمین کے طور پر کام کر رہی تھیں۔ سیمپل میں اساتذہ، کاریگر، ریٹائرڈ سرکاری کارکن، ایک دائی اور ایک سماجی کارکن بھی شامل تھے۔ سیمپل کی اکثریت کم پڑھی لکھی تھی۔

اس مطالعے کا ایک محدود پہلو اسکے نمونے کا نسبتاً چھوٹا ہونا ہے، کیونکہ اسے نمائندہ تصور نہیں کیا جا سکا اور اس سے عمومی نتائج اخذ نہیں کئے جاسکتے۔ تاہم، یہ اشاراتی نتائج معلومات اور خدمات تک رسائی کی راہ میں حائل رکاوٹوں پر روشنی ڈالتے ہیں جن کا سامنا ممکنہ طور پر دوسرے علاقوں میں متاثرہ لوگوں کو بھی رہتا ہو گا۔ اس مطالعے کی ایک اور حد زیادہ تر شرکاء کی خواندگی کی کم سطح ہے، جس کی وجہ سے ہم موجودہ مواد کا مزید گہرائی سے جامع مطالعہ نہیں کر پائے۔ شرکاء کو تحریری معلومات میں مشغول کرنے کے لیے بلند آواز سے پڑھنا پڑتا تھا۔ اگرچہ یہ مختلف زبانوں کے درمیان سمجھ بوجھ کی سطح کا تفصیل سے موازنہ کرنے کی ہماری صلاحیت کو محدود کرتی ہے، لیکن ہم اسے ایک اہم دریافت کے طور پر لیتے ہیں کیونکہ موجودہ معلومات سیلاب سے متاثرہ عوام کی خبر رسائی کی ضروریات اور ترجیحات سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں۔